بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۹ | سوموار ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ، ۱۹ وفا ۱۳۶۱ ہش، ۱۹ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۸ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج بہتر ہے۔ الرجی کا اثر ابھی باقی ہے تاہم بہت کم ہو گیا ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ شافیٔ مطلق حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود پر اپنی رحمتیں اور برکات نازل کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجدِ مبارک ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ کا درسِ حدیث

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے نہ ڈرنے والوں کا اللہ خود کفیل ہو جاتا ہے

جو اپنی بھوک پر دوسروں کی بھوک کو ترجیح دیتے ہیں اُن کے رزق میں اللہ تعالیٰ نہ ختم ہونے والی برکات رکھ دیتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم معجزے پر مبنی حدیث کا بیان اور اُس کی پُرمعارف اور بصیرت افروز تشریح

ربوہ: ۱۷ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ رمضان المبارک سے صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس حدیث دینا شروع کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کا یہ درس حدیث رمضان المبارک کے آخری پانچ دنوں میں جاری رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے حسب معمول نماز فجر باجماعت پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ اور درس سننے کے لئے خاص طور سے آئے ہوئے احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مسجد مبارک پوری طرح بھری ہوئی تھی۔ سحری کھاتے ہی جملہ احباب ربوہ کے تمام محلوں سے مسجد مبارک کی طرف روانہ ہو گئے تھے بہت سے پیدل اور بہت سے احباب سائیکلوں پر آئے۔ خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی پردے کی رعایت سے موجود تھی۔

نماز فجر پڑھانے کے بعد چار بجکر تینتیس منٹ پر حضور نے آیات قرآنی کی تلاوت سے درس الحدیث کا آغاز فرمایا اس کے بعد درود شریف پڑھا اور پھر فرمایا کہ جو آیات ابھی میں نے تلاوت کی ہیں ان میں مدینے کے انصار اور مہاجرین کا ذکر ہے وہ مہاجرین جب ہجرت کر کے آئے تو مدینے میں موجود پہلے سے انصار نے ان کو بوجھ نہیں سمجھا بلکہ ان کی محبت میں مبتلا ہو گئے۔ جب مہاجرین کو اللہ تعالیٰ کچھ عطا فرماتا تو اس سے انصار کے دلوں میں کوئی لالچ نہ پیدا ہوتا۔ یہ مہاجرین و انصار سخت تنگی میں بھی اپنے نفوس پر دوسروں کو ترجیح دیتے اور اس آیت قرآنی کی عملی تفسیر ایک تصویر میں ڈھل گئی۔ حضور نے طوالت کے پیش نظر حدیث کا عربی حصہ چھوڑ دیا اور اس کا ترجمہ سنایا۔ حضور نے فرمایا کہ اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ کی سخت بھوک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم معجزہ کا ذکر ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سخت بھوک کی وجہ سے وہ ایک دن راستے پر بیٹھ گئے حضرت ابوبکرؓ گذرے تو ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ اور خیال کیا کہ حضرت ابوبکر ان کو ساتھ لے جا کر کچھ کھلا دیں گے۔ مگر وہ نہ سمجھے اور اس آیت کا مطلب بتا کر چل دیئے۔ پھر حضرت عمرؓ آئے تو ان کو بھی حضرت ابوہریرہؓ نے یہی آیت پڑھ کر سنائی مگر وہ بھی نہ سمجھے اس کے بعد ابوالقاسم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کا چہرہ دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ گھر پہنچ کر آنحضورؐ نے گھر میں دودھ کا ایک پیالہ دیکھا۔ حیرانی میں گھر والوں سے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں کی طرف سے بطور ہدیہ آیا ہے۔ آنحضورؐ نے حضرت ابوہریرہؓ کو فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بھی بلا لاؤ۔ اہل صفہ وہ غرباء تھے جو مسجد نبوی میں مقیم رہتے تھے جن کے پاس نہ مال ہوتا تھا نہ گھر۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ مجھے سخت بھوک لگی ہے اور ایک پیالہ دودھ ہے اور حضورؐ اہل صفہ کو بھی بلا رہے ہیں اور اب مجھے ہی فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ تو میرے لئے تو کچھ بھی باقی نہ بچے گا۔ مگر اطاعت کے سوا چارہ نہ تھا۔ چنانچہ وہ سب اہل صفہ کو بلا لائے۔ حضورؐ نے حضرت ابوہریرہؓ کو اپنے بائیں جانب یعنی اس طرح بٹھایا کہ ان کی باری سب سے آخر میں آئے۔ اہل صفہؓ نے باری باری اس پیالے سے منہ لگا کر سیر ہو کر دودھ پینا شروع کیا۔ اور جب سب پی چکے تو حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابھی پیالے میں دودھ باقی تھا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ فرمایا اب تم دودھ پیو چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ نے دودھ پیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور پیو۔ اس پر انہوں نے اور پیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا اور پیو۔ حضورؐ فرماتے رہے اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں پیتا رہا حتیٰ کہ میں پوری طرح سیر ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو میرے بدن میں کوئی بھی جگہ باقی نہ رہی۔ اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ لیا اور باقی ماندہ دودھ پی لیا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بہت لطیف پہلو بیان ہوئے ہیں ایک عارف باللہ کی نظر میں سیرت نبوی کی اس سے حسین مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت ابوہریرہؓ کو یہ سمجھایا کہ سب سے پہلے ان کی اپنی بجائے ان لوگوں کا حصہ ہے جو آکر بیٹھے ہوئے ہیں اور بے یار و مددگار ہیں۔ اور ان کو سارا دودھ دینے میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرے یہ سبق دیا کہ جب شدید بھوک میں اپنے ہاتھ سے دوسرے کو دو گے تو پتہ لگے گا کہ قربانی کی اصل روح کیا ہے۔ تیسرے حضور نے ایک اور اہم نکتہ بیان فرمایا کہ سب سے آخر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دودھ پیا۔ معلوم ہوتا ہے آنحضورؐ سب سے زیادہ بھوکے تھے گھر آکر آنحضورؐ کا تعجب سے پوچھنا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے یہ بتاتا ہے کہ گھر میں کچھ نہ تھا اور نہ معلوم کب سے فاقہ کا عالم تھا۔ چوتھا نکتہ حضور ایدہ اللہ نے یہ بیان فرمایا کہ اس معجزے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے پر دوسروں کی بھوک کو ترجیح دیتے ہیں ان کے رزق میں اللہ تعالیٰ آسمان سے برکت رکھ دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ دودھ عام دودھ نہیں تھا یہ اللہ کی رحمت تھی جو دودھ کی شکل اختیار کر گئی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی نہ ڈرنا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ خود تمہارا کفیل ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا اس حدیث کا مضمون ہم حضرت

باقی صفحہ پر

ربوہ میں

عید الفطر کی نماز کا وقت

ربوہ میں عید الفطر کی نماز کا وقت حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ساڑھے آٹھ بجے مقرر کیا گیا ہے نماز مسجد اقصیٰ میں ہوگی اور خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ر رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ
۱۹ر وفا ۱۳۶۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا خصوصی امتیاز اور اسے برقرار رکھنے کی اہمیت

سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے اسلام میں اطاعت کی بے انتہا اہمیت کے پیش نظر واضح فرمایا ہے کہ دینی و دنیوی فلاح کے لئے ضروری ہے کہ اطاعت کا وہ معیار اپنایا جائے اور اس معیار کی پابندی کا اپنے آپ کو خوگر بنایا جائے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قائم فرمایا۔ اس کے بغیر کامیابی کی امید رکھنا عبث ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

(۱) "پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے اہل الرائے تھے..... مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام آراء اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو واجب التعمیل قرار دیا۔ ان کا اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپؐ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت، یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔"

(الحکم ۵ ۱۹۰۱ء)

(۲)۔ "غرض صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اس جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی، اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونے سے ہوتی ہے اس لئے تم..... اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت و اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔" (الحکم ۵ ۱۹۰۱ء)

سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی ان نصائح کا ہی یہ اثر تھا کہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہونے والوں نے خدا، رسولؐ اور امام وقت کی اطاعت کو ایسا لازم پکڑا اور اس کے زیر اثر تقویٰ و طہارت اور پاکیزگیٔ اعمال اور باہمی اتحاد میں ایسی ترقی کی اور فدائیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کیا کہ قرون اولیٰ کی یاد از سر نو تازہ ہو گئی۔ اپنے اطاعت گزار و وفا شعار متبعین کے اس نمونے سے خوش ہو کر آپ نے فرمایا:۔

"اسی طرح میں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اُس کی قدر اور مرتبہ کے موافق اطاعت کا ایک خاص جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔" (الحکم ۳۱ر جولائی ۱۹۰۴ء)

سیدنا حضرت اقدس کے وصال کے بعد جب تنفیذ وحی الٰہی کی ذمہ داری اُن مقدس وجودوں کی طرف منتقل ہوئی جنہیں اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کا مظہر قرار دیا ہے تو آپ کی قائم کردہ جماعت کے اطاعت گزار و وفا شعار افراد نے اپنی اطاعت کے اس معیار میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آنے دیا اور صدق و وفا کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اٹھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا خصوصی امتیاز ہی یہ ہے کہ وہ ایک مامور من اللہ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اُس مامور من اللہ نے اس کے افراد کو تقویٰ و طہارت اور پاکیزگیٔ اعمال کے وصف سے متصف کر کے ان کے درمیان اتحاد و ائتلاف کی ایک نئی بنیاد قائم کی ہے۔ اور پھر اس اتحاد و ائتلاف کو ترقی دینے اور اس میں دوام پیدا کرنے کی غرض سے ان میں خدا، رسولؐ اور امام وقت کی اطاعت کی ایسی روح پھونکی ہے جس کی فی زمانہ کوئی اور مثال موجود نہیں ہے۔

ہمیں احمدی ہونے کی حیثیت میں اس آسمانی جماعت میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ خدا، رسولؐ، امام آخر الزمان اور خلیفۂ وقت کی اطاعت ہمارا امتیازی نشان ہے۔ اطاعت کا یہ بے مثل جذبہ ہی ہماری ترقی اور کامیابی کا ضامن ہے۔ جس قدر عزم اور تعہد کے ساتھ ہم اطاعت کو لازم پکڑیں گے اور صدق و وفا کا اعلیٰ نمونہ قائم کریں گے اُسی قدر ہمارے اندر تقویٰ و طہارت اور پاکیزگیٔ اعمال کی صفت ترقی کرے گی اور اسی نسبت سے ہمارا اتحاد و اتفاق مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔

آج جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے دست مبارک پر پھر جمع کر دکھایا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے جذبۂ اطاعت پر کوئی حرف نہ آنے دیں تاکہ مخالفین کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔ خلیفۂ وقت کے احترام اور اس کی اطاعت کے جذبہ کو قوی سے قوی تر بنانا ہمارا اولین فرض اور سب سے اہم ذمہ داری ہے۔ یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم ہوائے نفس کو ذبح کر کے خود پسندی اور خود رائی اور تکبر و نخوت اور عجب و پندار کے بتوں کو جو غیر محسوس طور پر دلوں میں جگہ بنا لیتے ہیں پاش پاش کر ڈالیں اور انہیں کبھی اور کسی حال میں بھی دلوں میں راہ نہ پانے دیں۔

اگر خدانخواستہ ہم میں سے کسی نے اس طرف سے غفلت برتی تو قرآنی تعلیم کے بموجب اس کے نیک اعمال، لمبی لمبی نمازیں، رقت آمیز دعائیں اور وظیفے، تعلق باللہ اور محبت رسولؐ کے بلند بانگ دعاوی سب اکارت جائیں گے اور کوئی عجب نہیں کہ یہ غفلت نافرمانی میں تبدیل ہو کر اے خسر الدنیا و الاخرۃ کا مصداق بنا دے۔ العیاذ باللہ ـــــ ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہماری ترقی اور کامیابی میں خلافت کے آسمانی نظام کے احترام، اس کے ساتھ دلی وابستگی اور اس کی کما حقہٗ اطاعت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قدرت ثانیہ کے آسمانی نظام کے احترام اور اس کی اطاعت کے خصوصی امتیاز کو نہ صرف برقرار رکھنے بلکہ اسے نمایاں سے نمایاں تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اس کے نتیجہ میں تقویٰ و طہارت، پاکیزگیٔ اعمال اور اتحاد و اتفاق میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے چلے جائیں اور پھر ہمارا یہ اتحاد و اتفاق کل دنیا پر نیک اثر ڈالے اور دنیا ہمارے نمونہ سے متاثر ہو کر اس طرح دین حق کی طرف کھنچی چلے آئے جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔ اے ہمارے رحمٰن و رحیم خدا تو ایسا ہی کر۔

عرش ہوتا ہے ہم آواز، مبارک باشد!

صبحِ انور کا ہے دربار، مبارک باشد
دورِ طاہر! ترا آغاز، مبارک باشد

واقف و خادم و جانباز، مبارک باشد
گردشِ وقت کا نیّاض، مبارک باشد

روح پاسوز، بہ دل ساز، مبارک باشد
فتحِ اسلام کا غمّاز، مبارک باشد

شامِ غم لائی تھی گھنگھور گھٹائیں کیا کیا؟
چاند نکلا ہے بصد ناز، مبارک باشد

حالتِ خوف ہوئی امن میں پھر سے تبدیل
حرفِ تمکین کا اعجاز، مبارک باشد

لطف ہے جلوہ فگن، جلوہ فشاں، جلوہ فروز
رحمتِ حق کا ہے دربار، مبارک باشد

آزمائش کے ترازو میں تلی ہے ہر سانس
حزبِ ایمان ہے سرافراز، مبارک باشد

فرش ہوتا ہے جبینوں کی ضیاء سے معمور
عرش ہوتا ہے ہم آواز، مبارک باشد

یوں بھی ہوتی ہے کڑی دھوپ میں بارش، ساحر
یوں بھی کھلتے ہیں کئی راز۔ مبارک باشد

(ایچ۔ آر۔ ساحر۔ ربوہ)

واقفین زندگی کو حضرت مصلح موعود کی نصائح

مکرم مبارک مصلح الدین صاحب ایم۔ اے۔ وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ

خاکسار نے ۱۔ ستمبر ۱۹۵۶ کو حضرت مصلح موعود سے جو ملاقات کی تھی۔ اس میں حضور نے نہایت ہی قیمتی نصائح ارشاد فرمائی تھیں جو خاکسار کی ڈائری میں محفوظ ہیں۔ اس ملاقات میں میرے ساتھ مکرم برادرم سمیع اللہ صاحب سیال بھی موجود تھے۔ یہ قیمتی نصائح وقف زندگی کی تحریک کرنے اور واقفین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنے کی نیت سے احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

"تم لوگوں کو ٹریننگ اور تجربہ حاصل کرنا چاہیئے کام میں دلچسپی پیدا کرنی چاہیئے۔ جس میں دلچسپی پیدا کرو گے اس کام کو اچھا چلا سکو گے۔ حضور نے اپنی مثال دی کہ بچپن میں ککرے تھے بورڈ پر نظر نہ جما سکتا تھا۔ لیکن حضرت اقدس نے مجھے سکول جانے سے نہ روکا اور ارشاد فرمایا کہ سکول چلے جاؤ استادوں سے کہا بیٹھا رہے اور سبق سنتا رہے مطلب یہ تھا کہ تجربہ ہوتا رہے اور سنتا رہوں اب بعد میں میں لاکھوں کا حساب زبانی کرتا رہا ہوں۔ خان صاحب میاں بشیر احمد صاحب کو حساب کا شوق ہے تو وہ کہتے ہیں پتہ نہیں آپ دماغ میں کیا کر دیتے پھر کاغذ پنسل لے کر کرتے ہیں تو سمجھیں گے.....

۲۔ پھر فرمایا۔

سب کام تعاون سے ہوتے ہیں تم آپس میں تعاون کر کے سکیم تیار کیا کرو کہ آمد کس طرح بڑھ سکتی ہے..... سلسلے کے مال کو سنبھالنے کے لیے آدمی چاہئیں۔

۳۔ پھر فرمایا:۔

تجارت ہے تاجر بہت آمد پیدا کر سکتا ہے اور تم لوگ کوالیفائڈ ہو۔ ایم۔ اے کی تعلیم ہے کام سیکھ سکتے ہو۔ کوئی ضروری نہیں کہ سرمایہ بہت زیادہ ہو صرف عقل اور موقع شناسی کی ضرورت ہے۔ مثلاً یہی میاں محمد ہے پارٹیشن کے بعد اس کا دیوالیہ نکل گیا تھا بمشکل اسکے پاس پانچ ہزار ہوگا رشتہ داروں نے مدد کی ۲۵ ہزار دے دیا اب وہ ۷۰ ہزار کے قریب منافع کما رہا ہے۔ پس تجارتوں کی طرف توجہ کریں۔ تجارت سے آمد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ دنیا کا اصول ہے کہ قانون کے اندر رہ کر کام کیا جائے۔ قانون کے اندر رہ کر کام کرنا سیکھو

۵۔ پھر فرمایا۔

دیکھو وہ ڈاکٹر شمٹ D.R. SCHMIDT جرمن ہے وہ آخر آسمان سے تو نہیں آیا لیکن اسکو جیسے جن بھوتوں میں چھلاوا کہتے ہیں ہوشیار ہوتا ہے، اس طرح اسے فنانس کا چھلاوا کہتے ہیں روس کو ضرورت پڑی اس نے بلایا پھر ہٹلر کو ضرورت پڑی اس نے اسے بلایا حالانکہ مخالف تھا پھر مصر نے اسے بلایا (وہ دس دس سال آئندہ کا حساب لگا لیتا ہے)۔ اگر تم کوشش کرو اور تجربہ حاصل کرو تو تم بھی حساب کا کام اچھا کر سکتے ہو۔

۶۔ تم مل جل کر سکیمیں تیار کرتے رہا کرو کہ اس طرح آمد بڑھ سکتی ہے۔ سلسلہ کا سب کام تعاون سے چل سکتا ہے۔

۷۔ پھر فرمایا۔

حضرت صاحب نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ احمدیت ۳۰۰ سال تک ترقی کر جاوے گی

تم کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ (حضور نے میری عمر دریافت فرمائی خاکسار نے بتایا کہ ۲۲ کے قریب فرمانے لگے کہ اگر تم ۷۵ سال کی عمر تک کام کر سکو تو ۵۳ سال اور کام کر سکتے ہو) تم جیسے کم از کم چھ متواتر نسلیں اس کام کو کر سکتی ہیں۔ اگر تم ۷۵ سال کی عمر تک کام کرو تو اس کا مطلب ہے کہ (۶ × ۵۳ = تقریباً ۳۰۰) ۶ کم از کم نسلیں درکار ہیں۔ تم جیسے ایم۔ اے ملتے جاویں تو کام ہو سکتا ہے۔ پھر یہ کہ جیسے پہلے زمانہ میں گھوڑے بدلے جاتے تھے اس طرح تم کو بھی ۵ دفعہ بدلنا پڑے گا۔ یعنی تم کام کرو اور پھر دوسرے سنبھالیں اور تیسری اور اسی طرح..... اور پھر یہ ہے کہ ہر آنے والے کو تمہارے کام کے عرصہ کے آخری کم از کم ۱۵ سال کام سیکھنا چاہیئے (۴۰ سال کے بعد زوال ہوتا ہے جب کہ تم ۴۰ کے ہو تو ایک اور جوڑی ۲۵ سال عمر والی آنی چاہیئے (ہر ۱۵ سال کے بعد ایک جوڑی آجاوے جو پہلے کام سیکھے اور پھر سنبھالے۔

۸۔ فرمایا۔

اس وقت تو اخباروں والے ہمارے خلاف لکھتے ہیں بعد میں انشاء اللہ وقت بدلے گا۔ اب عیسائی ہیں ان کی حکومتیں پوپ کے ساتھ ہیں یہی وجہ ہے کہ پوپ کے خلاف کوئی نہیں لکھ سکتا۔

فرمایا۔ جب میں باہر گیا تھا۔ تو روم کا ایک ایڈیٹر مجھ سے ملا۔ یہاں کی اخباروں کی اشاعت تو بہت کم ہوتی ہے مگر وہاں اخباروں کی اشاعت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کے ۱۲ ایڈیشن نکلتے ہیں۔ اور ایک ایڈیشن میں ۲ لاکھ اخبار نکلتا ہے۔ یعنی ۲۴ لاکھ کی اشاعت ہے۔ اس نے مجھ سے اظہار کیا کہ آپ اسلام کے نمائندہ ہیں آپ پوپ سے ملاقات کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں تو ملنا چاہتا ہوں مگر پوپ صاحب کو وقت نہ ہوگا۔ پھر شنگھائی کا ایک پروفیسر چھٹی پر تھا اس نے کہا کہ آپ پوپ کو لکھیں کہ آپ ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے لکھا تو سیکرٹریوں کی طرف سے جواب آیا کہ پوپ صاحب کے قلعہ کی مرمت ہو رہی ہے اور وہ فارغ نہیں۔ اس پر پروفیسر نے پوچھا کہ کیا آپ نے خط لکھا؟ میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا کیا جواب آیا؟ جب جواب بتایا تو وہ کہنے لگا اس کا قلعہ قیامت تک زیر مرمت رہے گا۔ (یعنی وہ کبھی نہیں ملے گا۔) ہماری تو خواہش تھی کہ اسلام کا ایک نمائندہ آیا ہے اس سے گفتگو ہوگی مگر پوپ صاحب مل نہیں رہے۔

۹۔ پھر فرمایا:۔

تم لوگوں کو چاہیئے کہ تجارت اور مال کو سنبھالو۔ جماعت کے فنانس کو سنبھالنا چاہیئے

ہم نے یورپ اور امریکہ میں ۱۵۰ مسجد بنائی ہیں اگر ۱½ ہزار بھی لگایا جائے (جو باہر کے لحاظ سے بہت کم ہے) تو ہم کو ۲½ لاکھ درکار ہے پھر دوسری مساجد بنا دیں تو بہت روپیہ درکار ہے مشنریز پر ۲۵ لاکھ کا خرچ درکار ہے مگر ہے ہمارے پاس صرف ۴ لاکھ تو اس طرح ہمیں روپیہ کی ضرورت ہوگی آمد پیدا کرنی چاہیئے۔ تم کو سوچنا چاہیئے کہ کونسے طریق پر انکم بڑھائی جاوے کہ کم سے کم ۲۵ لاکھ ہو جاوے اور یہ آئندہ کم از کم ۱۰ سال میں جانا چاہیئے۔

۱۰۔ پھر فرمایا:۔

تم نوجوان ہو تمہیں قربانی کر کے کام کرنا چاہیئے۔ اب دیکھو مولوی محمد علی تمہاری عمر کے تھے جب آئے انہوں نے بہرحال قربانی کی خواہ بعد میں جو ہوا سو ہوا۔ وہ ریویو کے ایڈیٹر رہے وغیرہ اسلامیہ کالج میں پروفیسر تھے ایم اے بھی تھے۔ ایل۔ ایل۔ بی بھی ان دنوں ایم اے بہت کم تھے وہ بعد میں پرنسپل ہو سکتے تھے ۱۵۰ چھوڑ کر ۱۰۰ لیا پھر بعد میں تو ۲۵۰، ۳۰۰ لے سکتے تھے۔ میاں فضل حسین اور شہاب الدین ان کے دوست تھے ان کی وجہ سے کافی ترقی مل سکتی تھی مگر انہوں نے قربانی کی۔ پھر خواجہ صاحب تھے انہوں نے پریکٹس ترک کی اور سلسلہ کی خدمت کے لیے آئے تو یہ تمہاری عمر کے ہی تھے تم بھی قربانی کر کے کام کرو تعاون سے کام کرنا چاہیئے۔

۱۱۔ پھر فرمایا:۔

جوانوں میں ابھی احساس پیدا نہیں ہوا۔ (خانصاحب مولوی فرزند علی خانصاحب کی عمر ۸۵ کے قریب ہے فالج ہوا ہوا ہے پچھلے دنوں جب درد صاحب فوت ہوئے تو خانصاحب نے کہا کہ درد صاحب فوت ہو گئے ہیں شاید میں کسی کام آسکوں تو میں حاضر ہوں تو ان میں کام کا جوش ہے کاش کوئی نوجوان یہ بات کہتا۔ نوجوانوں میں کام کرنے کا جوش نہیں اور بڈھے دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔

۱۲۔ پھر فرمایا:۔ ابھی پچھلے دنوں خدام الاحمدیہ لاہور نے لکھا کہ مخالف کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ تو بڈھے بڈھے ہیں۔ اگر تم کام کرو اور نوجوان آگے آئیں تو پھر وہ یہ اعتراض نہ کریں۔ وہ کہتے ہیں ظفر اللہ خانصاحب ہے عبداللہ خان ہے اور مرزا عبدالحق ہے سب بڈھے ہیں تو جوان تو کوئی کام کرنیوالا نہیں۔ اگر تم کام کرو اور پھر اخباروں میں مضمون لکھ سکتے ہو کہ کون کہتا ہے کہ خلیفہ کے ساتھ بڈھے ہیں ہم نوجوان ہیں اور ان کے ساتھ ہیں تمہارے ساتھ نہیں۔ پس تم ثابت کرو کہ جوان بھی سلسلہ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد ملاقات ختم ہوئی۔ مورخہ ۱۰/۹/۵۶

جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا وَ بُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْھَا

حدیث نبوی

فطرت میں رکھی گئی ہے دلوں کی محبت اس شخص کی جو اس کا محسن ہو اور بغض اس شخص کا جو برائی کرے اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

(حدیث نبوی)

بعض بعض شعر بڑے پر حکمت ہوتے ہیں اور بعض بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کی ضرورت اور اسکی حکمت اور اس کی برکات

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ کراچی

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ اپنی عالمگیر کتاب قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت لینے کے بارہ میں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا (فتح:۱۱)

یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جو کوئی اس عہد (بیعت) کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی جان پر پڑے گا۔ اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا سے کیا ہے پورا کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بہت بڑا اجر دے گا۔" اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں مومنوں سے بیعت لینا ضروری قرار دیا ہے اس دوسری آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اپنا ہاتھ قرار دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے بیعت لینا خدا تعالیٰ کا بیعت لینا ٹھہرایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بیعت کے عہد کو نبھانے والے کیلئے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اور جو بیعت کرکے اس کے مطابق عمل نہ کرے گا تو وہ خود اپنے نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

۲۔ اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ اس سورۃ میں دوسری جگہ مومنوں کی ایک بیعت کے بارہ میں فرماتا ہے۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا۔ (سورۃ فتح آیت ۱۹)

یعنی اللہ مومنوں سے اس وقت بالکل خوش ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے (یہ بیعت حدیبیہ کا ذکر ہے) جب کہ صحابہ موت کی قسم کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر رہے تھے اور اس نے اس ایمان کو جو ان کے دلوں میں تھا خوب جان لیا سو اس کے نتیجہ میں اس نے ان کے دلوں میں سکینت نازل کی اور ان کو ایک قریب میں ہونے والی فتح بخشی (یعنی پہلے خیبر کی فتح نصیب ہوئی پھر مکہ فتح ہوا)

اسی طرح مستورات سے بھی بیعت لینا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا (سورۃ ممتحنہ)

پوری آیت کا ترجمہ اس طرح ہے کہ اے نبی جب تیرے پاس عورتیں مومن مسلمان ہوکر آئیں۔ اور تیری بیعت کریں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو قرار نہیں دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک و معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے استغفار کیا کر اللہ بہت بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

بیعت کے معنے

یاد رہے کہ بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا کے معنی ہوتے ہیں فروخت کرنا یا بیچ دینا یا خریدنا کیونکہ سزا کے معنوں میں بھی یہ لفظ بیع استعمال ہوتا ہے گویا بیع و سزا دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ پھر بَاعَ کے معنی دینے کے لئے ہاتھ پھیلانے کے ہیں جیسے کہتے ہیں۔ بَایَعَ سُلْطَانًا اس کے معنے ہیں بادشاہ کے مال دینے پر اسکی اطاعت میں شامل ہوا۔ بَیْعٌ وَّ مُبَایَعَۃٌ معاہدہ کرنا۔ فرمایا فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ کہ تم خوش ہوجاؤ اس بیعت کے ساتھ جس کے ساتھ معاہدہ کیا ہے اس کا اشارہ بیعت رضوان کی طرف ہے جس کا قرآن مجید کی آیت میں پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ پس بیعت کے معنی ہیں اپنے آپ کو بیچ دینا اپنی ہر چیز فروخت کر دینا اور اسلامی اصطلاح میں بیعت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے نبی یا رسول یا امام یا مرشد یا مقتدا کے ہاتھ اپنی جان مال عزت اولاد جذبات غرضیکہ ہر چیز بیچ دینا یا فروخت کر دینا۔ اور پھر امام کی اطاعت و تابعداری میں اس رنگ میں کرنا کہ اپنے امام و مرشد کی صفات و عادات و اخلاق کو اپنا لینا اور اس کی اطاعت اور اس کے رنگ میں رنگین ہوجانا اور اس کی محبت و عشق میں فنا ہوجانا۔ اور اپنی تمام نفسانی خواہشات و حاجات و ضروریات و مرضیات اپنے امام و مقتدا کے تابع کر دینا اور اس کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر چیز قربان کر دینا اور ہر دم اس کی طرف توجہ رکھنا کہ جو حکم ہو اس کی فوری تعمیل کرنا۔ اس کے بغیر اپنے امام و مرشد کے کامل فیوض و برکات انوار و انفاس قدسیہ سے کوئی شخص مستفید نہیں ہوسکتا۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی بیعت سے اور اس پر عمل کرنے سے کیا حاصل ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اپنے امام و مرشد کی پاک توجہ اور پاک صحبت اور دعاؤں اور علوم و انوار اور انفاخ قدسیہ سے اس کی دنیا کی آگ ٹھنڈی ہوجائیگی اور اگلی محبت و عشق و فدائیت کی وجہ سے اسے اس دنیا میں اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی اور اس کی عزت و برکت حاصل ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کے مفہوم کو دوسری جگہ اس رنگ میں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ

کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلے میں انہیں اپنی جنت اور اپنی کامل رضا اور اپنی خوشنودی عطا کرتا ہے۔

گویا بیعت سے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندہ اور فرستادہ سے پیوند ہوجاتا ہے جس کا پیوند اللہ کی ذات مبارک سے ہے اس کے بغیر وہ گھٹن راہیں طے نہیں کرسکتا جو ایک کامل امام کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے جلد جلد طے کرکے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

ہمارے آقا سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے) بیعت کی ضرورت اور اس کی افادیت اور برکات کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کی راہ سیکھنے کیلئے گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غم خوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں۔ یہ ربانی حکم ہے۔ جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔

اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے:۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی" (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

اسی طرح حضور اقدس (اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے) بیعت کی ضرورت اور حکمت اور برکات کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"بیعت میں عظیم الشان بات تو یہ ہے کہ جس کے معنے رجوع کے ہیں تو یہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے لبود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنی یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا۔ رجوع کے معنے پاکیزگی اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

اسی طرح حضور اقدس بیعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"توبہ جزو بیعت کیوں ہے۔؟ یہ توبہ کی حقیقت ہے اور یہ بیعت کی جزو کیوں ہے تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور لیے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہے تو جیسے درخت کو پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اس طرح اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض و انوار آنے لگتے ہیں جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں، بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو اس کی شاخ ہوکر پیوند ہوجائے۔ جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اس وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہوجائے منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اس لئے ظاہری

لا الٰہ الا اللہ

ان کے کام نہ آیا۔ تو ان (محبت و اخلاص کے) تعلقات کو بڑھانا بڑا

ضروری امر ہے ۔ جہاں تک ممکن ہو اس انسان موحد کے ہمرنگ ہو طریقوں میں اعتقاد میں نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے ۔ یہ دھوکا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے ۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیئے اور صبح سے لیکر شام تک حساب کرنا چاہیئے ۔ "

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۵)

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تجدید بیعت اور اس کی غرض و غایت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" پس بیعت ضروری ہے اور سنت ہے جس کو ہم نے بہرحال زندہ اور قائم رکھنا ہے اور اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے الفاظ سے اس تجدید کے وقت جبکہ دل خاص درد کی حالت میں مبتلا ہوتے ہیں ایک نئی زندگی ملتی ہے ۔ ایک نئی روح ملتی ہے ۔ یہ وقت احیاء نو کا ہے اور اس وقت کی قدر کریں اور اس کو ہاتھ سے جانے نہ دیں میں اپنے اندر ایک بات محسوس کر رہا ہوں ۔ مجھے یوں لگا کہ میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے ۔ اور میری دعا ہے کہ ان معنوں میں ایک قیامت برپا ہو جائے اور گھر گھر میں نئے وجود پیدا ہوں اور وہ عظیم الشان کام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا جھنڈا تمام دنیا پر سربلند کرنے کا کام اور تمام ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبہ کا کام ، خدا کرے کہ ہمارے اندر تبدیلیوں کے نتیجہ میں ہمارے ہاتھوں رونما ہو اور ہم خدا کے حضور سرخرو ہوں کہ شاید قیامت کے دن پیش ہوں کہ اے آقا ! ہمارا تو کچھ نہیں تھا تو نے ہی فضل کئے لیکن ہمیں چنا ہم ادنیٰ غلاموں کو چن لیا یہ تیرا احسان ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ "

(الفضل ۲۲ جون ۱۹۸۲ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تحفۃ الصیام

درس الحدیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افطاری کے آداب

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

(بخاری)

ترجمہ :۔ حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی میں رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے ۔

تشریح

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اسلام ہمیں سختی اور مشقت میں بلاوجہ نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے حکموں کو مانا جائے ۔ روزہ کی افطاری کے بارہ میں فرمایا کہ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۔ کہ روزہ کو رات تک پورا کرو ۔ یہاں رات سے مراد اس کا پہلا حصہ ہے ۔ جب سورج غروب ہوتا ہے دن ختم ہو جاتا ہے اور رات شروع ہوتی ہے ۔ ان میں حد فاصل غروب آفتاب ہے جس کی وضاحت اُن احادیث نبویہ سے ہوتی ہے ۔ جن میں جلدی روزہ افطار کرنے کا ارشاد ہے اور اس طرح اِلی اللیل یعنی رات تک کے الفاظ سے جو غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہو سکتا تھا اس کا ازالہ فرما دیا ۔ اس غلط فہمی کے باعث آجکل بھی بعض لوگ افطاری میں تاخیر کرتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب رات کا وقت شروع ہو جائے اور دن کا وقت ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تمہیں روزہ کھول دینا چاہیئے ۔

(ترمذی)

اسی طرح حضورؐ نے فرمایا کہ دین اسلام اس وقت تک مضبوط رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے ۔ کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے تھے اور ستاروں کے نکلنے تک روزہ نہیں کھولتے تھے ۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو (جب افطاری کا وقت ہو جائے تو وہ) سب سے جلدی افطاری کرتے ہیں ۔ (ترمذی)

صحابہ کرامؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہیں کہ حضور کو روزہ تھا جب سورج غروب ہونے لگا آپ نے بلالؓ سے فرمایا کہ اے بلال ! یہاں اترو اور ہمارے لئے ستو بناؤ ۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی حضور آپ تھوڑی اور شام کر لیتے ۔ حضور نے پھر فرمایا ٹھہرو اور ہمارے لئے ستو بناؤ ۔ حضرت بلالؓ نے پھر عرض کی ابھی تو دن (کی روشنی باقی) ہے ۔ حضور نے تیسری مرتبہ اپنا ارشاد دہرایا کہ یہیں اترو اور ستو بھگوؤ ۔ حضرت بلالؓ نے وہاں اتر کر ستو بھگوئے اور حضورؐ نے (سورج غروب ہونے کے بعد) ستو پیئے ۔ پھر حضورؐ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ۔ جب تم ادھر سے دیکھو کہ رات ہونے لگی (یعنی سورج غروب ہو گیا) تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا ۔

(ابوداؤد)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے دو تابعی حضرت مسروقؒ اور ابوعطیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور پوچھا اے ام المومنین حضورؐ کے صحابہ میں سے دو صحابی ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی اور خیر کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہیں ۔ لیکن ان میں سے ایک تو افطاری بھی جلدی کرتے ہیں اور نماز بھی (اپنے وقت میں) جلدی پڑھتے ہیں اور دوسرے صحابی افطاری اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں ۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا ان میں افطاری اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے ۔ بتایا گیا کہ عبداللہؓ بن مسعود ۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے ۔ یعنی افطاری جلدی فرماتے اور نماز بھی جلدی ۔ (ترمذی ۔ نسائی)

روزہ کی افطاری کا وقت بہت بابرکت گھڑی ہوتی ہے ۔ حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ۔ ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اس وقت ہو گی جب روزہ کی وجہ سے خدا سے اس کا لقاء ہو گا ۔ (بخاری)

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (آگ سے) آزاد اور بری فرماتا ہے اور یہ (عمل) روزانہ شام کو ہوتا ہے ۔ (ابن ماجہ)

اس لئے افطاری کے وقت کے بابرکت لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ قبولیت دعا کے اس وقت میں دعائیں کرنی چاہئیں ۔ کیا اچھا ہو کہ انسان روزہ افطار ہونے سے چند منٹ قبل وضو کر کے تخلیہ میں بیٹھ کر اپنے خدا سے اپنی مرادیں مانگے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم افطاری کے بعد خدا کا شکر ادا کرتے اور دعا فرمایا کرتے تھے ۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور روزہ افطار کر کے فرماتے پیاس بجھ گئی ، رگیں تر ہو گئیں ۔ اور اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا (ابوداؤد)

روزہ افطار کرنے کی مختصر اور مشہور دعا جو حضور سے مروی ہے وہ یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۔

(جامع الصغیر)

کہ اے اللہ تیری خاطر میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر میں افطار کرتا ہوں ۔

یہی دعا بعض روایات میں کچھ فرق کے ساتھ ہے ۔ ایک روایت میں وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ کے الفاظ ہیں یعنی میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا ۔ ایک دوسری روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں ۔ پس تو قبول کر مجھ سے کہ تو سننے والا اور جاننے والا ہے ۔ ایک اور دعا میں ہے کہ " تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے توفیق دی اور میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق دیا تو میں نے روزہ کھولا " (جامع الصغیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے میں بھی کوئی تکلف نہیں فرماتے تھے ۔ حضرت انسؓ بن مالک آپ کے خادم خاص بیان کرتے ہیں کہ حضور نماز مغرب سے قبل تازہ کھجور کے چند دانوں سے روزہ افطار فرماتے تھے ۔ اگر تازہ کھجور میسر نہ ہوتی تو خشک کھجور کھا کر ہی روزہ کھول لیتے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ملتی تو پانی کے چند چلو پی کر افطاری کر لیتے تھے ۔ (ترمذی) ۔ بلکہ ایسی سادہ افطاری کی تلقین بھی فرمائی کہ جب تم میں سے کوئی افطاری کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ یہ بہت خیر و برکت رکھتی ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے جو طہارت مجسم ہے (ترمذی)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :۔

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے کوئی کھجور سے کوئی نمک سے بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کر لیتے تھے ۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم

باقی صفحہ پر

اذکروا موتٰکم بالخیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ جوان سال سراج الحق

مکرم مولوی غلام باری سیف فاضل ربوہ

۱۹۷۴ء کے ہنگامہ میں خاکسار اپنے محترم استاد قاضی محمد نذیر صاحب اور عزیزم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کے ساتھ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کوٹھی میں مقیم تھا۔ یہ دن بہت پُر آشوب تھے۔ چند دوست ہر روز مغرب کی نماز میں شامل ہوتے۔ سلسلہ سے محبت اور اس کی فکر ان کی سکنات و حرکات سے مترشح ہوتی۔ ان مخلصین میں محترم ضیاء الحق چوہدری بھی تھے تعارف بڑھتے بڑھتے خلوص اور محبت میں تبدیل ہوگیا اور پھر کبھی لاہور جانا ہوتا تو ضیاء صاحب بعض دفعہ اپنے گھر ٹھہراتے۔

وہ ایک عرصہ سے امریکہ جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ ان کے عزیز چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر بیت المال ربوہ کی زبانی ایک روز خبر ملی کہ انہوں نے اپنی لاہور چھاؤنی کی کوٹھی بیچ دی ہے اور خود بھی سب بچوں کیساتھ امریکہ چلے گئے ہیں۔ اور پھر ایک دن محترم چوہدری عزیز اللہ صاحب نے یہ خبر سنائی کہ ضیاء صاحب کا بیٹا سراج الحق امریکہ میں شہید ہوگیا۔ کسی شقی القلب نے ان کے سر کے عقبی حصہ میں گولی مار دی۔ چند روز بعد ان کے والد ضیاء صاحب کا خط بھی احقر کے نام آیا۔

سراج گھر سے چار میل دُور ایک ہوٹل میں رات کو آڈیٹر کی ڈیوٹی دے رہا تھا کہ ساڑھے بارہ بجے سے ایک بجے کے درمیان یہ واقعہ ہوا۔ واقعہ کا کوئی عینی گواہ نہیں۔ اخبار فروش نے ساڑھے تین بجے دفتر کا دروازہ کھلا دیکھا تو واقعہ کا علم ہوا۔ یہ واقعہ آٹھ اور نو مئی کی درمیانی رات ہوا۔ اس سے صرف ایک روز قبل سات مئی کو والد اور والدہ صاحبہ امریکہ چلے گئے تھے۔ گویا صرف چند گھنٹے عزیز والدین کے ساتھ گذار سکا۔ اور پھر اللہ کو پیارا ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سراج الحق رات کو ملازمت کرتا اور دن کو کالج جاتا اور وفات سے ایک ہفتہ قبل وہ اپنی جماعت میں پچانوے فیصد نمبر لے کر کلاس میں اول آیا تھا۔

ملازمت پر جانے سے قبل رات مرحوم نے اپنے والد ضیاء صاحب کو تاکید کی کہ ابا سیکرٹری مال کو میرا بیس ڈالر چندہ ضرور ادا کریں اور باہر جاکر پھر واپس ہوا، والد صاحب نے پوچھا بیٹا! کوئی چیز بھول گئے تھے تو عرض کیا امی کو سلام کرنا بھول گیا تھا۔

عزیز سراج کی نماز جنازہ میں سو کے لگ بھگ دوست شریک ہوئے۔ ضیاء صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"جماعت کے افراد کا رویہ کیا بیان کروں میرے پاس تشکر کے لیے الفاظ نہیں۔ دس روز احباب جماعت نے مردوں اور عورتوں نے ہمیں اکیلا نہیں چھوڑا۔ نہ ہمارے چولہے میں آگ جلنے دی مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج۔ مولانا انعام الحق صاحب کوثر۔ مقامی پریذیڈنٹ اور دیگر سب احباب میں کس کس کا ذکر کروں۔ مجھے تنہائی کا احساس قطعی نہیں ہونے دیا۔"

عزیز سراج کی خوبیوں کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ عبدالمالک صاحب نے جو خدام الاحمدیہ کے ایک ذمہ دار عہدیدار ہیں ضیاء صاحب کو لکھا۔

مرحوم بڑا پیارا۔ ملنسار۔ خوش خلق، مخلص مخلص سلسلہ کے لیے وقت کی بے انتہا قربانی کرنے والا جماعت کا مخلص نوجوان تھا۔

برادرم محترم ثاقب زیروی اپنے خط بنام ضیاء صاحب میں لکھتے ہیں:۔

"سراج الحق کے غائبانہ نماز جنازہ کا اعلان ہوا تو طبیعت اس اعلان پر پریشان ہوگئی پھر جب اصل سانحہ کی کچھ تفاصیل کانوں میں پڑی تو طبیعت اضطراب میں بدل گئی ۔۔۔۔ اور اس سارے عرصہ میں عزیز کا چہرہ نگاہوں میں پھرتا رہا۔ وہ بیرونی مہمانوں کو لا رہا ہے۔ لے جا رہا ہے۔ انکا سامان اوپر پہنچانے میں مدد دے رہا ہے۔ مصافحہ کرتے ہوئے شرما رہا ہے۔ اس کی نگاہوں میں قومی، بچوں کی سعادت صاف جھلک رہی ہے۔"

جوان بیٹے کی اچانک رحلت کے صدمہ کا علاج ان کے والدین تہجد اور دعا سے کر رہے ہیں۔ اور یہی قرآنی ارشاد ہے۔ یاایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔

وہ زبان پر ناشکری کا کوئی کلمہ نہیں لا رہے تھے۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ والدین، بھائی اور بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے والدین کے اس زخم کو مندمل فرمائے کہ یہ صدمہ والدین کے لیے بہت جان گسل ہے۔

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینجر

ہفتۂ وصولی

برائے مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالِ رواں کے پہلے نو ماہ مکمل ہونے کو ہیں۔ چندہ مجلس کے علاوہ باقی تمام مدات میں وصولی تدریجی وصولی سے کم ہے۔

لہٰذا جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ

۲۲ر تا ۲۹ر جولائی ۱۹۸۲ء

ہفتۂ وصولی منایا جائے اس عرصہ میں ہر خادم اور طفل سے رابطہ قائم کر کے زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرمائیں۔

چندہ سالانہ اجتماع اور تعمیر ہال صفِ دوم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ تمام وصول شدہ رقوم کا ۱۵ر اگست تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

- خاکسار پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت ضعیف ہے ٹانگوں میں شدید درد رہتا ہے چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و توانائی عطا کرے اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

(ایم غلام رسول بھٹی (آف نبی سر روڈ) حال نزیل نواب شاہ)

- خاکسار کے لڑکے عزیزم الحاج ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی کی تقرری بطور ریسرچ آفیسر پروفیسر فارماکالوجی نیوآرک (نیوجرسی) امریکہ میں ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تبدیلی ان کے لیے اور ان کے بیوی بچوں کے لیے دینی و دنیوی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ بابرکت ہو اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کا موقع ملے آمین۔ نیز خاکسار کی طرف سے بھی جملہ پریشانیوں کی دوری اور دینی و دنیوی خیر و برکت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(خدا بخش زیروی نائب ناظم مال وقف جدید ربوہ)

- ہمارا سیکنڈ ایئر کا امتحان ہو چکا ہے۔ عیدالفطر کے بعد نتیجہ نکلنے کا امکان ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب احمدی طلباء کو اعلیٰ نمبروں میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(مبشر احمد۔ متعلم سچل سرمست کالج نواب شاہ سندھ)

- مکرم ملک کرم دین صاحب سیکرٹری تحریک جدید جہلم اپنے پوتے کی پیدائش کی خوشی میں پچاس روپے اور اپنی بچی عزیزہ شاہدہ نسرین کے میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں بیس روپے بطور شکرانہ مساجد فنڈ ادا فرماتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو خوشیوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

- محترمہ بیگم صاحبہ خالد ہدایت بھٹی ماڈل ٹاؤن لاہور کے بیٹے عزیز بلال خالد نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۲۸/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس خوشی کے موقع پر موصوفہ نے مبلغ پچاس روپے مساجد فنڈ ادا کرتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

- مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور جو پچھلے سال صاحب فراش رہے ہیں اور بیماری کے باوجود خدمات دینیہ میں مصروف رہے ہیں کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع یہ ملی ہے کہ تکلیف کے آثار کچھ باقی ہیں۔ خصوصاً ضعف ہے اس لیے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ہمارے اس مجاہد بھائی کی کامل شفایابی کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جلد مکمل صحت عطا فرما کر پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت دینیہ کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ناظم صاحب اطفال

کیا آپ نے اس ماہ کے دوران میں کم از کم دو اجلاسِ عام اور دو اجلاسِ عاملہ کروائے ہیں؟

اور رپورٹ مرکز کو بھجوا دی ہے؟ اگر نہیں تو فوراً عمل کر کے مرکز کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ آپ کیلئے مفید ہے اس کی خریداری قبول فرمائیں، سالانہ چندہ ۱۵ روپے
منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

بقیہ افطاری کے آداب

اس طریق کو پھر جاری کریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نمونہ کو زندہ کریں۔"

(تفسیر کبیر بقرہ جز ثانی صفحہ ۳۹۶)

روزہ افطار کرانے کا بھی بہت ثواب حدیثوں میں آیا ہے۔ حضرت زیدؓ بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کبھی روزہ دار کا روزہ کھلوایا۔ اس کے لئے اس روزہ دار کے اجر کے برابر اجر ہے بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر سے کچھ کم ہو۔ (ترمذی) چنانچہ حضور کے زمانہ میں صحابہ افطاری کروایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افطاری کے لئے تشریف لے گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور صحابہ بھی تھے۔ افطاری کے بعد حضورؐ نے فرمایا — تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ کھولا اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائیں کیں۔ (ابن ماجہ)

حضورؐ نے روزہ افطار کروانے والے کا بہت اجر بیان فرمایا۔ گناہوں کی مغفرت اور آگ کے عذاب سے آزادی کے ساتھ روزہ دار کے اجر کے برابر اجر روزہ افطار کروانے والے کے لئے بیان فرمایا ہے۔ صحابہؓ کرام نے عرض کی کہ ہم میں سے ہر ایک افطاری کروانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو حضور نے فرمایا کہ افطاری کا یہ ثواب اسے بھی ملے گا جو ایک گھونٹ دودھ میں پانی ملا کر یا ایک کھجور سے ہی روزہ دار کا روزہ کھلوا دے۔ جو روزہ دار کا روزہ کھلواتا ہے اور اسے سیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے سیراب کرے گا جس کے نتیجہ میں اسے کبھی پیاس نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

عید فنڈ اور فطرانہ

امرائے کرام و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ

(۱) عید فنڈ ہر دو مد سے انکی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرما کر مرکز میں بھجوایا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۲½ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا جانا ضروری ہے جو دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۱½ روپے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتے ہیں۔

بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ۱/۲ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۲ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ عائشہ بیگم زوجہ منشی محمد صادق صاحب مختار عام صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و بنت مرحوم خانصاحب عبدالعزیز مرحوم آف طبیہ عجائب گھر قادیان مورخہ ۱۴/۷/۸۲ بروز بدھ رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، صاحب کشوف و رؤیا تھیں۔ میری والدہ کی پیدائش ۱۹۰۷ء ہے آپ کا پہلا نام سکینہ بی بی تھا مرحوم خانصاحب عبدالعزیز کی درخواست پر حضرت اقدس ... نے عائشہ بیگم نام تجویز فرمایا۔ خاندان حضرت اقدس اور احباب سے مرحومہ والدہ کی بلندیٔ درجات کی درخواست دعا ہے۔ (صوبیدار ریٹائرڈ محمد اشرف خان کاشی جنرل سٹور محلہ دارالعلوم ربوہ)

بزم ارشاد انصار اللہ

بزم ارشاد کا قیام مجالس انصار اللہ کی ترقی کے لئے ایک ضروری قدم ہے۔ ناظمین اضلاع زعماء اعلیٰ و زعماء مجالس انصار اللہ اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر مجلس میں یہ بزم ضرور قائم ہو جائے اور مرکزی پروگرام کے مطابق کام کر کے رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

وظیفہ نصرت جہاں بیگم

وظیفہ نصرت جہاں بیگم کا امتحان ۱۶ر اکتوبر کو صبح ۸ تا ۱۱ بجے دفتر لجنہ مرکزیہ میں ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم :۔ پارہ ۶ تا ۱۵ با ترجمہ

۲۔ حدیث :۔ حدیث الاخلاق صرف ترجمہ یاد کرنا اور چہل احادیث با ترجمہ

۳۔ نماز :۔ نماز با ترجمہ یاد کرنی۔ دعائے قنوت با ترجمہ، نماز کسوف و خسوف اور نماز استسقاء با ترجمہ

۴۔ کلام :۔ نزول المسیح از حضرت اقدس .....

۵۔ عربی قصیدہ :۔ یا عین فیض اللّٰہ والعرفان ..... پہلے ۲۰ اشعار با ترجمہ زبانی یاد کریں۔

۶۔ مضمون :۔ ۱۔ اسلامی پردہ عورت کی عزت کا ضامن ہے۔
۲۔ صداقت بانیٔ جماعت احمدیہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۰/۶/۸۲ کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولود کا نام "عابدہ انیلا" رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ۳/۱۲ دارالبرکات ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نومولودہ کے نیک صالحہ ہونے اور والدین کے لیے قرۃ العین بننے کے لیے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد اکرم ۳/۱۷ دارالبرکات ربوہ)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم عبدالشکور خان حبیب کالج آف ٹیکنالوجی نواب شاہ کو ۱۸ر جون ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ یہ بچی محترم برادرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب محمد آباد سٹیٹ کی نواسی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "عطیۃ المنان" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی زندگی دے۔ نیک صالحہ اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے آمین۔

(ڈاکٹر عبدالقدوس احمدی۔ شفا میڈیکو مارکیٹ روڈ نواب شاہ سندھ)

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ جون ۱۹۸۲ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام محمد اکرم تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں بچے کی درازیٔ عمر نیک اور خادم دین ہونے کی درخواست ہے۔ (ملک محمد اسحٰق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محفل سوال و جواب بر موقع سالانہ اجتماع

امسال لجنہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر پروگرام میں علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات کے عنوان سے آدھ گھنٹہ کا نیا پروگرام رکھا گیا ہے۔ جس میں ممبرات لجنہ کی طرف سے آمدہ سوالات کے جوابات دیئے جائینگے۔ آپ جس سوال کا جواب چاہیں ۱۵ر ستمبر ۱۹۸۲ء تک لکھ کر دفتر لجنہ بھجوا دیں۔ سوالات بھجواتے وقت خیال رکھا جائے کہ وہ سیاسی نوعیت کے نہ ہوں اور نہ ہی فقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ فقہ سے متعلق سوال مفتیٔ سلسلہ سے دریافت کئے جائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

تبدیلی سائیکل

میرا ایگل (EAGLE) کا سائیکل مسجد مبارک سے بروز بدھ کسی صاحب کے سائیکل کے ساتھ تبدیل ہو گیا ہے۔ جس کسی صاحب کے پاس ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر اپنا سائیکل حاصل کر لیں۔ شکریہ (ماسٹر محمد صدیق نزد مسجد بشیر۔ ربوہ)

بقیہ درس حدیث

اقدس ..... کی زندگی میں بھی پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ حضرت اقدس نے اپنے دعوے سے قبل اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا رزق قربان کیا۔ حضورِ اقدس کا یہ طریق تھا کہ آپ اپنا کھانا محلے کے غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور خود بعض اوقات ۲ پیسے کے چنے لے کر ان پر گذارا کیا کرتے تھے۔ حضور اقدس صاحب جائیداد تھے مگر کبھی اپنی جائیداد کی خبر نہ لی۔ روٹی بھی حضورِ اقدس کو گھر والے بچی کھچی بھیجتے تھے۔ یہ حال تھا حضور کا دعویٰ سے قبل لیکن اس کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کی اس قربانی میں اتنی برکت ڈالی کہ حضرت اقدس تو اس کا ذکر اپنے ایک شعر میں یوں کرتے ہیں کہ کبھی دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے میری خوراک ہوا کرتے تھے مگر اب میرے دسترخوان پر کئی خاندان پلتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر چند ٹکڑے بھی قربان کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح قبول فرماتا ہے کہ اس میں نہ ختم ہونیوالی برکت رکھ دیتا ہے۔

حضور کا یہ درس قریباً ۱۵ منٹ جاری رہا اور چار بجکر پچاس منٹ پر ختم ہو گیا۔

تصحیح

مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء کے الفضل میں حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی کے اعلان وفات میں ان کے لڑکے مکرم عبداللطیف ہنسلو کے نام کے ساتھ "امیر ہنسلو" شائع ہو گیا ہے۔ موصوف امیر نہیں بلکہ پریذیڈنٹ جماعت ہنسلو ہیں۔ ہم اس سہو پر معذرت خواہ ہیں۔

(منظور محمد خان۔ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت محمد ظہور خانصاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء کی شام تقریباً ۷ بجے محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت محمد ظہور خانصاحب مرحوم بعمر ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے کہ اس سے قبل صرف دو دن کے وقفہ سے مورخہ ۸ جولائی کی صبح کو ان کے شوہر بھی وفات پا گئے تھے۔ آپ حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی کی ہمشیرہ تھیں۔

۱۱ جون کو عصر کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نماز جنازہ سے پہلے اعلان کرایا کہ آپ کئی سال تک احمد نگر میں لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ اور فرمایا کہ گو قوانین کے مطابق ان کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں نہیں ہو سکتی لیکن انہوں نے نہ صرف حضرت اقدس ..... کا زمانہ پایا بلکہ ان کو حضرت اقدس کی گود میں بیٹھنے کا بھی شرف حاصل ہوا۔

احمد نگر میں آپ نے بچوں اور بچیوں کی ایک کثیر تعداد کی قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ پڑھایا اور ربوہ کے مرکزی پروگراموں میں شمولیت کے لئے احمد نگر کی ناصرات کو خود اپنی نگرانی میں ربوہ لاتیں رہیں۔

آپ صوم وصلوٰۃ اور تہجد کی پابند تھیں اور لوگوں سے بھلائی اور ہمدردی کی وجہ سے اپنے ماحول میں بہت مقبول تھیں۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے اجتماعی دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور آپ کے بچوں اور اقرباء کو صبر جمیل سے نوازے آمین

قائدینِ مجالس اور اضلاع خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

حضور انور نور اللہ مرقدہٗ کے خطاب (۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء بر موقع اجتماع انصار اللہ مرکزیہ) کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جو تعلیمی سکیم بنائی تھی اُس کا اب تیسرا مرحلہ گزر رہا ہے۔ قائدینِ اضلاع خدام الاحمدیہ کے ذریعہ تعلیم القرآن کے کوائف فارم مجالس کے لیے بھجوائے گئے ہیں۔ قائدینِ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ قائدینِ اضلاع سے یہ فارم حاصل کر کے ۱۵ اگست ۱۹۸۲ء تک صحیح کوائف کے ساتھ یہ فارم پُر کر کے قائدینِ اضلاع کی وساطت سے مرکز میں بھجوا دیں اور جو خدام و اطفال ناظرہ نہیں پڑھ رہے اُن کو ناظرہ پڑھانے کا انتظام فرمائیں۔ اور جو خادم یا طفل میٹرک سے قبل پڑھائی چھوڑ چکا ہے اُس کو بھی میٹرک تک پڑھانے کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں!

خاکسار

مرزا فرید احمد

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایک عمدہ پلاٹ قابل فروخت

دارالنصر شرقی میں ایک باموقعہ پلاٹ رقبہ ایک کنال قابلِ فروخت ہے۔ خواہشمند احباب ہم سے رابطہ قائم کریں:۔ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

دوکانیں

فیکٹری ایریا مین روڈ پر واقع مناسب کرایہ پر دینے کے لئے خالی ہیں۔ رابطہ کیلئے

المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ نمبر 493

BODY BUILDING COURSE باڈی بلڈنگ کورس

APPETIZER	10 CAPS	بھوک اور ہاضمہ کے لئے
BLOOD TONIC	180 TABS	افزائش خون کے لئے
BONE TONIC	180 TABS	ہڈیوں کی نشوونما کے لئے

قیمت ایک ماہ کورس ۳۰/- روپے۔ ڈاک خرچ ۵/-

کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷